زکوۃ (فرضیت، اہمیت، مصارف)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: زکوۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجیے؟

جواب: زکوۃ کا مفہوم:

زکوۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشو نما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔

زکوۃ کی فرضیت:

زکوۃ ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح مطابق فرض ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر وثواب ملتا ہے۔ زکوۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی :۔

"اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ"

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو"

سوال نمبر2: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت اِس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اِسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو آپ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُن کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: " اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ

جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اَب اِس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اِس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دِل سے مال کی محبت مِٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے؟

جواب: مصارف زکوٰۃ:

مصارف مصرف کی جمع ہے جس کا معنی ہے خرچ کرنے کی جگہ۔

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ (التوبہ: 60)

ترجمہ: زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکموں میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا)

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں۔

(1) فقراء	(2) مساکین
(3) عاملین (زکوٰۃ کے محکمے میں ملازمین)	(4) تالیفِ قلب
(5) رقاب	(6) غارمین (قرض دار)
(7) فی سبیل اللہ	(8) ابن السبیل (مسافر)

زکوٰۃ ادا کرتے وقت پہلے قریبی رشتے داروں کا خیال رکھا جائے دور کے لوگوں کو بعد میں دی جائے اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں۔ تلاش کر کے ایسے لوگوں کو زکوٰۃ و صدقات ادا کیے جائیں۔

سوال نمبر 4: زکواۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے قرآنی وعید:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۔ (التوبہ: 34-35)

کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادو اُس (قیامت کے) دِن اُس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُس کے ساتھ اُن کے چہرے، اُن کے پہلو اور اُن کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اَب اِس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مومن کی متاع گم گشتہ کیا ہے؟

(الف) علم کی دولت ✓ (ب) اُحد

(ج) تبوک (د) موتہ

(2) عاملین سے کیا مراد ہے؟

(الف) زکوۃ کے محکمے کے ملازمین ✓ (ب) زکوۃ ادا کرنے والے

(ج) نیک عمل کرنے والے (د) اللہ کا ذکر کرنے والے

(3) مصارف زکوۃ میں غارمین سے کیا مُراد ہے؟

(الف) قرض دار ✓ (ب) مسافر

(ج) نومسلم (د) قیدی

(4) نبی کریم ﷺ کو پہلی وحی میں حکم دیا گیا